

”محبوب میں مقبول“

نمبر 3429

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 22 اکتوبر، 1914

مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپرجن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن

تاریخ وعظ: جمعرات، 19 نومبر، 1868

”محبوب میں مقبول۔“

افسیوں 6:1

میں اس سے بڑھ کر کچھ کرنے کی جسارت نہ کروں گا کہ فقط اس صداقت کو تمہارے سامنے رکھوں، اور تم پر چھوڑ دوں۔
—فصیح الفاظ اور رنگین جملے، ایسے مضمون کے ساتھ، محض بے فائدہ کوشش ہوں گے
جیسے کسی کنول کے پھول پر رنگ چڑھانا
یا خالص سونے پر ملمع کاری کرنا۔

،آئیے یہ ناقوس بجنے دے
اور تمہارے مقدس کان اور دل کو
،اس کی نقرئی شیرینی سے مسرور ہونے دے
:جو خوشی کی معموری سے لبریز کرتی ہے

”محبوب میں مقبول۔“

—”محبوب“

ہم سب جانتے ہیں کہ یہ لقب کس کے لیے ہے۔
ہمارا خداوند، خدا کا محبوب ہے۔
خدا محبت ہے، اور مسیح خدا ہے؛
وہ ازلی باپ کے ساتھ ایک ہے۔
—اور ہم کبھی نہیں جان سکتے
—یہ ہمارے فہم سے ماورا ہے
کہ باپ اور بیٹے کے درمیان
ذات الہی میں کیسی ہے کراں محبت ہے۔

یسوع فرشتوں کا بھی محبوب ہے؛
ان کے لیے یہ خوشی ہے کہ
اُس کی تمجید میں نغمہ سرائی کریں
”جو تھا، اور ہے، اور آنے والا ہے۔“

وہ ان تمام سپید پوشوں کا محبوب ہے
جنہوں نے اپنے جامے
،اُس کے خون میں دھو رکھے ہیں
:اور جو گاتے ہیں
،اُسی کے لیے جلال“
،جس نے ہم سے محبت رکھی
”اور ہمیں اپنے خون سے ہمارے گناہوں سے دھو دیا۔

وہ اپنے مقدسوں کا محبوب ہے
جو ابھی تک اس زمین پر راہرو اور مجاہد ہیں۔
ان کی تمام تر گہری محبتیں
اُسی کی طرف جھکتی ہیں؛

وہ اُن کے لیے سب سے زیادہ عزیز ہے
دس ہزار میں ممتاز
”اور بالکل ہی دلکش۔“

—”محبوب“
—”نہ فقط محبوب، بلکہ ”محبوب
یعنی یکتا محبوب
—یہ تمام مقدسوں کے لیے ایک نام ہے
—”محبوب“
جیسا کہ یوحنا رسول اکثر اپنے خطوط میں لکھتا ہے
، اے محبوبو“
”اب ہم خُدا کے فرزند ہیں۔“

تمام خاندان محبوب ہے
مگر مسیح، جو بڑا بھائی ہے
وہ ہے ”محبوب“۔
—وہ خاص طور پر محبوب ہے
،منتخب، ممتاز
اور ہر شرف میں پیشوا۔

خُدا نے کتنی بار
اُس کے بارے میں گواہی دی کہ
—وہی ”محبوب“ ہے
،جب اُس نے فرمایا
”یہ میرا محبوب بیٹا ہے۔“

یہ بیتسمہ کے پانی
،ہمیں دریائے یردن کے کنارے والے منظر کی یاد دلاتے ہیں
جہاں پاک رُوح نے گواہی دی
کہ وہ خُدا کا محبوب بیٹا ہے۔

پھر اُس کی زندگی کے بعد کے ایام میں بھی
،اُس کی فروتنی کی گہرائیوں میں
باپ نے شہادت دی
کہ وہی ”محبوب بیٹا“ ہے۔

،ہم، جو مقدس ہیں
اُسے اپنے محبوب شوہر کی مانند جانتے ہیں۔
،ہم اُس کے بارے میں گاتے ہیں
—جیسا کہ نغمہ کہتا ہے
—”نغموں کا نغمہ جو سلیمان کا ہے“
،میرا محبوب میرا ہے
”اور میں اُس کا ہوں۔“

ہمیں خوشی ہے کہ
،اُسے اسی لقب سے یاد کریں
جس سے پرانی عہد کی کلیسیا اُسے پکارتے تھی۔

وہ ہر منصب میں ہمارے لیے محبوب ہے
ہر کردار میں محبوب؛
،چرنی میں محبوب

،رسوائی اور تھو تھو میں محبوب
،صلیب پر محبوب
اور تخت پر بھی محبوب۔

ہم اُس کا تصور بھی نہیں کر سکتے
،کہ ہمارا دل نہ دھڑکنے لگے
:بلند اور تیز

،اُس نے میری محبت کو جیت لیا
دنیا کی کوئی دلکشی مجھے نہ ہلا سکی؛
،اُس کے دل میں میرا ایک مسکن ہے
”نہ موت، نہ دوزخ ہمیں جدا کر سکتے ہیں۔“

،جتنے القاب مسیح کو دیے گئے ہیں
،شاید کچھ شان و شوکت میں افضل ہوں
،اور کچھ عظمت میں بلند
—مگر یقیناً یہ لقب
—”محبوب“
مٹھاس اور اثر انگیزی میں
سب سے اعلیٰ ہے۔

یہ ایسا لقب ہے
:جو ہمارے دل کے ساز کو چھوتا ہے

”محبوب۔“

اب ہم اصل آیت کی طرف بڑھتے ہیں۔
اور پہلی بات جو میں اس میں دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ
”محبوب“ خدا کے حضور مقبول ہے۔“
،دوسری بات
کہ مقدسین ”محبوب میں“ ہیں۔
،اور تیسری بات
کہ مقدسین ”محبوب میں مقبول“ ہیں۔
:یہ بات آیت میں بالکل واضح ہے کہ

I

”محبوب“ خدا کے حضور مقبول ہے۔“ :

،اگر تو دھیان اور تفکر کے ساتھ اس خیال کو تھامے کہ مسیح خدا باپ کے حضور کس قدر بے حد اور بے کنار مقبول ہے
تو تیرا دل خوشی سے بھر جائے گا۔
،ہر اور قبولیت کی کوئی نہ کوئی حد اور سرحد ہوتی ہے
لیکن خدا کے مبارک تثلیث کی پہلی اقنوم کے نزدیک
خدا کے بیٹے کی مقبولیت ایسی ہے
—جس کی نہ کوئی تہہ ہے، نہ کنارہ
یہ لاانتہا ہے۔

”محبوب“

اپنی ذات میں خدا کے حضور مقبول ہے۔
کیا وہ خدا آپ نہیں؟

اور اگر وہ تثلیث واحد کی ایک اقسام ہے
تو کیسے ممکن ہے
کہ وہ دوسرے اقسام کے لیے نامقبول ہو؟

وہ انسان بھی ہے،
مگر ایسا انسان جو عجیب ولادت سے پیدا ہوا،
بلندے کا بیٹا۔“
پاک رُوح نے کنواری ماں پر سایہ کیا
اور یوں اُس کی الہیت اور انسانیت
ایک درمیانی کی حیثیت سے
اُسے اپنی ذات میں اعلیٰ اور بے مثل بنائی ہے۔

جیسے ساؤل اسرائیل کے باقی سب لوگوں سے
قد و قامت میں اونچا تھا
ویسے ہی خُداوند نے
اُسے ”خوشی کے تیل سے اپنے ساتھیوں سے بڑھ کر مسح کیا۔“

کون ہے جو اُس کی ذات سے مشابہ ہو؟
اے حسن و جمال، تُو کہاں سے لے آئے گا
اگر تیرا تخیل اپنا پورا دائرہ بھی ناپ لے
کوئی ایسی شبیہ جو اُس کا مقابلہ کر سکے؟
وہ سب چیزوں کا خالق
ہے نہایت خُدا
—عجیب، مشیر، قادر خُدا، ادبیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ“
ایسا شخص کیسا مقبول نہ ہو گا
بلند تر خُدا کے حضور

تم جانتے ہو کہ جب سفیر بھیجے جاتے ہیں
تو یہ بات جانچنا ضروری ہوتا ہے
کہ کیا وہ شخص اُس غیر ملک کی عدالت کے لیے قابل قبول ہے؟

اگر کوئی ادنیٰ خاندان سے ہو
اور اپنی قوم میں بھی کم عزت رکھتا ہو
تو اُسے سفیر کامل بنا کر بھیجنا
اس دوسرے ملک کی توہین ہوگا۔

مگر اگر وہ شخص
بلند رُتبہ، ممتاز، اور قابل عزت ہو
اپنے بادشاہ کی عدالت میں معزز ہو
تو وہی ہے جو اپنی قوم کی حاکمیت کا
سب سے بہتر نمائندہ بن سکتا ہے۔

سو دیکھ
ہمارے پاس کون سا نمائندہ ہے
—جو باپ کی آسمانی عدالت میں بھیجا گیا
وہ جو ”ہماری ہڈیوں میں سے ہڈی
اور ہمارے گوشت میں سے گوشت“ ہے
اور پھر بھی ”سب پر خُدا ہے، ابد تک مبارک۔“

اے میری جان
تُو کس کو اپنا وکیل مقرر کرے گی

اگر اسے نہیں؟
کس کے سپرد اپنی حاجات کرے گی
،اگر اسے نہیں، جو ناقابلِ تصور طور پر اعلیٰ
اور بے نظیر طور پر مبارک ہے؟

پس، وہ اپنی ذات میں مقبول ہے۔

دوسری بات یہ ہے
کہ وہ اپنی سیرت میں بھی
خُدا کے حضور یکساں مقبول ہے۔

خُدا بالکل پاک ہے؛
وہ گناہ کی ہلکی سی رمق بھی برداشت نہیں کر سکتا۔
مگر یسوع ”پاک، بے ضرر، ناپاکی سے جدا، اور گنہگاروں سے جدا“ ہے۔

،خُدا گناہ پر نظر نہیں کر سکتا
،کیونکہ گناہ اُس کی ذات سے بیزار ہے
،مگر وہ مسیح پر نظر کر سکتا ہے
کیونکہ ”اُس میں گناہ نہ تھا“۔

،اُس نے فرمایا
،دنیا کا سردار آتا ہے
”اور اُس کا مجھ میں کچھ بھی نہیں۔“

،”خُدا محبت ہے“
اور خُدا کی نظر میں پسندیدہ ہونے کے لیے
ضروری ہے کہ کوئی محبت سے بھرا ہو۔

اور مسیح ایسا ہی ہے۔
کیا کبھی کوئی ایسا پایا گیا
،جس میں نادانوں کے لیے اتنی شفقت ہو
اور گمراہوں پر اتنی رحم دلی ہو؟

کیا کبھی کسی دل میں ایسی نرمی اور دلی محبت تھی
،جیسی ہمارے آقا کے سینہ میں دپک رہی تھی
اور اُس کی آنکھوں سے چمکتی تھی؟

وہ محبت کا مجسمہ تھا۔
وہ محبت کرتا تھا
محبت سہتا تھا؛
،محبت نے اُسے اُس طرح جینے پر آمادہ کیا
اور محبت نے اُسے ویسے ہی مرنے پر۔

،اور اب جب وہ بلندی پر جیتا ہے
محبت پھر بھی اُس کی فطرت میں جلوہ گر ہے؛
وہ اب بھی بنی آدم سے محبت رکھتا ہے۔

،چونکہ خُدا محبت ہے
،اور مسیح محبت سے معمور
اس لیے اُس کی سیرت خُدا کے شایانِ شان ہے۔

تو مسیح یسوع میں ایسی کوئی بات نہ پائے گا
جو خُدا کی فطرت اور الوہیت سے میل نہ کھاتی ہو۔

جہاں کہیں بھی اُس پر نظر کر
وہ حلیم، فروتن، اور خاکسار ہے
مگر پھر بھی وہ رعب دار اور عظیم ہے۔

جب وہ مزدور کا لباس پہنتا ہے
”جو اوپر سے نیچے تک بُنا گیا تھا“
تو وہ لباس بھی
اُس کی الہیت کو چھپائے ہوئے ہے
اور قیصر کے شاہی جبّہ سے زیادہ اُسے زیب دیتا ہے۔

اگر وہ خیرات بانٹتا ہے
”یا کہتا ہے، ”میں پیاسا ہوں
اگر وہ گلیل کی جھلستی ہوئی موجوں میں گھرا ہوا ہے
یا جب وہ اُن پر جھڑکتا ہے
اگر وہ مرنے کو تیار ہے
—جہاں انسانی کمزوری اور دُکھ سب سے واضح ہیں
تو یہی وہ موقع ہے
جہاں اُس کی سیرت خُدا کی فطرت سے سب سے زیادہ ہم آہنگ پائی جاتی ہے۔

کیونکہ جب وہ صلیب پر تھا
تب صوبہ دار نے کہا
”یقیناً یہ خُدا کا بیٹا تھا۔“

مسیح کی فطرت
خُدا کے کردار سے ہم آہنگ ہے
اور اسی لیے
اُس کی سیرت ہمیشہ خُدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہے۔

پس اے میرے بھائیو، خُدا اُس کو محبت رکھتا ہے جو فاسد نہیں ہوتا۔
اور ہمارا نجات دہندہ بار بار آزمایا گیا
مگر کبھی فاسد نہ ہوا؛
اُسے بادشاہی کی پیشکش کے ساتھ آزمایا گیا
اور پھر آدمیوں کے غضب سے دھمکایا گیا
مگر ایک لمحہ کے لیے بھی
وہ راستی کی راہ سے نہ ہٹا۔

اُس کی ساری زندگی ایسی پاک تھی کہ
اگرچہ خُدا اپنے فرشتوں کو بھی حماقت کا الزام دیتا ہے
اور آسمان اُس کی نظر میں پاک نہیں
تو بھی یسوع میں وہ نہ حماقت دیکھتا ہے
نہ نقص۔

اور وہ، جو نجات دہندہ کی حیثیت سے دُکھ اٹھا رہا تھا
خُدا کی نظر میں پاک ہے
لازوال پاکیزگی کے ساتھ
اور غیر فاسد۔

ہم، پس، اے محبوبو
مسیح کی سیرت خُدا کے لیے
ویسی ہی مقبول ہے
جیسے اُس کی ذات۔

ہم، ایک قدم اور آگے بڑھ سکتے ہیں
اور کہہ سکتے ہیں کہ
مسیح کا مقصد بھی
اُس کی ظاہر سیرت کی مانند
خُدا کے حضور بے انتہا مقبول تھا۔

یسوع مسیح کا اس دنیا میں آنے کا مقصد
سراسر بے غرض تھا۔
”اگرچہ وہ دولت مند تھا“
اور اُسے کچھ پانے کی حاجت نہ تھی
”تو بھی“ ہماری خاطر اُس نے فقیری اختیار کی
— تاکہ ہم اُس کی فقیری سے دولت مند ہو جائیں
نہ کہ وہ خود۔

سچ کہا جا سکتا ہے اُس کے بارے میں
اُس نے اوروں کو بچایا؛“
”مگر اپنے تئیں نہ بچا سکا۔
اور جب انسان کی صورت میں پایا گیا“
تو اُس نے اپنے آپ کو فروتن کیا
”اور موت تک فرمانبردار رہا۔

اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے خالی کر دیا
اور اُن کے لیے محض محبت سے
جنہوں نے اُس سے کوئی محبت نہ رکھی۔
محض بے غرض شفقت سے
اُن کے لیے جن کا بہترین بدلہ
محض نحیف سا شکر ہے۔

کیونکہ ہم جیسے خاکسار کیڑے
کیا دے سکتے ہیں اُس ”ایسی حیرت انگیز
ایسی الہی محبت“ کے بدلے؟

ڈاکٹر واٹس نے
اپنے نغمہ میں خوب فرمایا

”الفاظ تو محض ہوا، زبانیں مٹی کی بنی“
”پر تیری شفقت بے خالص الہی۔

!اے نجات دہندہ
تجھ کو حرکت دینے والا محرک
کوئی اور نہ ہو سکتا تھا
مگر وہی جو پاک
بلند
اور آسمانی ہو۔

ہر طرح کے خود غرض جذبے سے پاک
یسوع آیا تاکہ
خُدا کی عدالت کی تمجید ہو۔

وہ انسان کی نجات چاہتا تھا
مگر ایسی راہ سے
جو خُدا تعالیٰ کی عدالت کی شان میں
کوئی کمی نہ کرے۔

وہ خُدا کی شریعت پر کوئی داغ نہ آنے دینا چاہتا تھا
نہ اُس کے الہی کردار پر کوئی دھبہ۔

چاہے وہ جتسمنی کے زیتونوں میں گھٹنوں کے بل ہو
یا صلیب کے بوجھ تلے لڑکھڑاتا ہو
یا کیلوں کے لیے اپنے ہاتھ پیش کرتا ہو
—اور ظالم لوہے کے لیے اپنے پاؤں
وہ اپنی محنت

اپنے غم
اور اپنی جان قربان کرنے سے
خُدا کی ابدی عدالت اور سختی کی تصدیق کرتا ہے۔

ایسا پاک اور بلند محرک رکھنے والا
لازوال طور پر آسمان کے حضور مقبول ہونا ہی تھا۔

پس وہ اپنی ذات میں مقبول ہے
اپنی سیرت میں مقبول ہے
اور اُس باطنی محرک میں بھی مقبول
جس سے اُس کی ظاہری زندگی ظاہر ہوئی
اور اُس کے وہ سب کام بھی مقبول ہیں
جو اُس نے زمین پر کیے۔

ذرا ایک لمحہ کے لیے اُس کے کام پر نظر ڈال

اُس کی زندگی کے پہلے حصہ میں
یہ کام فعال تھا
اور دوسرے میں
بلکہ پہلے میں بھی
یہ کام برداشت کا تھا۔

یہ تھا باپ کی مرضی کے تابع فرمانبرداری کا فعال عمل۔

!اور کیسی فرمانبرداری تھی
نہ کبھی اُس نے کسی حکم سے بچنے کی التجا کی
نہ کبھی پاک قربانی سے رہائی مانگی
بلکہ اُس نے ہمیشہ اپنے سارے دل سے خدمت کی
یہاں تک کہ کہہ سکتا تھا
”تیرے گھر کی غیرت نے مجھے کھا لیا۔“

تیری صداقت، تیرا جوش
تیرا ادب باپ کی مرضی کے لیے

—تیری محبت، تیرا میلان، ہے سب الہی
”میں چاہوں کہ انہیں نقل کر کے اپنا لوں۔“

مسیح کی ساری زندگی
—کمال کا نمونہ ہے
ایسا آئینہ
جس میں ہر نیکی منعکس ہے۔

وہ اپنی زندگی کی فعال راستبازی میں
کیونکر خُدا کے لیے مقبول نہ ہوتا؟

—اور جب ہم اُس کی برداشت والی راستبازی کی طرف آتے ہیں
تو کیا کہیں؟

،میرے بھائیو
،اُس کے پیچھے باغ میں چلو
،اور اُسے کہتے سنو
”میری نہیں، بلکہ تیری مرضی ہو۔“

،پیلطس کے سامنے اُس پر نظر کرو
،جب وہ خُدا کے لیے خاموشی اختیار کرتا ہے
،اور ”جیسے بھیڑ اپنی پروتنے والوں کے سامنے گونگی ہے
“ویسا ہی وہ اپنا منہ نہ کھولتا۔

،پھر اُسے صلیب پر دیکھو
اور دیکھو کہ وہ کس قدر محتاط ہے
کہ نوشتے پورے ہوں۔

اور پھر کس کامل وقف کے ساتھ
وہ لمحہ بھر کے لیے بھی پیچھے نہیں ہٹتا
تاکہ وہ بڑی قیمت ادا کرے
جس سے اُس کے لوگ
ابدی غلامی سے چھوٹ سکیں۔

،تمہارے دل میں کوئی شک نہ رہے
کہ ہمارے مبارک وکیل اور کفیل
—خُداوند کے حضور مقبول ہونا ہی تھا
،ایسی بلندی، ایسی گہرائی
ایسی طوالت، ایسی وسعت کے ساتھ
—جس کو ہم بمشکل سمجھ سکتے ہیں
جب ہم اُسے دیکھتے ہیں
،کہ وہ اپنی زندگی کے سب چشمے بہا دیتا ہے
اور انہیں پانی کی مانند خُداوند کے حضور اٹھیل دیتا ہے۔

،اپنی ذات میں
،اپنی سیرت میں
،اپنے مقصد میں
—اپنے اعمال میں
یسوع مسیح لا انتہا مقبول ہے۔

اور یہ کہ وہ ایسا مقبول تھا،
یہ فقط ان تأملات سے ظاہر نہیں
بلکہ یہ امر اُس حقیقت سے بھی ثابت ہے
کہ باپ نے اُسے مردوں میں سے زندہ کیا۔

اُس نے فساد نہ دیکھا
اور اگر اُس کا کام مکمل نہ ہوا ہوتا
تو وہ قبر میں ہی رہتا۔

وہ ”روح میں راستباز ٹھہرا
“مردوں میں سے قیامت کے وسیلہ سے۔
خُدا کے ہاں اُس کی قبولیت ثابت ہوئی
جب خُدا نے اُسے مردوں میں سے جلایا۔

اسی طرح، اُس کا آسمان پر چڑھ جانا
اور اسیری کو اسیر کر کے لے جانا
ثابت کرتا ہے کہ وہ مقبول ہے۔
اُس کا آسمان میں داخل ہونا
ثابت کرتا ہے کہ وہ مقبول ہے۔
باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا
ثابت کرتا ہے کہ اُس نے کام مکمل کیا۔
اور اب وہ تمام جہان پر حکومت کر رہا ہے
—اپنی شفاعتی سلطنت میں
یہ اُس کے دُکھوں کا اجر ہے۔

اور اُس کا دوسرا ظہور
جس کے لیے ہم نہایت پرستاری سے منتظر ہیں
یہ مزید ظاہر کرے گا
کہ وہ خُدا کا ”محبوب“ ہے
اور باپ کی نظر میں لا انتہا مقبول۔

یہ سب کچھ
جیسے کہ کسی ابابیل کی طرح
میں نے فقط اس سمندر کی سطح کو چھوا ہے۔
میں نے تمہیں فقط چند جھلکیاں دی ہیں۔
اُن پر غور کرو۔

—اور اب، نہایت اختصار سے

II:

سب ایماندار ”محبوب میں مقبول“ ہیں۔

پس وہ ”محبوب میں“ ہیں، یعنی مسیح میں۔ مومن مسیح میں کیسے ہیں؟ وہ مسیح میں اپنے نمائندہ کے طور پر ہیں۔ جیسے تمام
نوع انسان آدم کی صلب میں تھے، اُسی طرح تمام منتخب لوگ مسیح کی صلب میں تھے۔ رسول فرماتا ہے، ”لوی، جب ملکی
صدق اس سے ملا، ابراہیم کی صلب میں تھا۔“ پس ہم سب بھی یسوع مسیح کی صلب میں تھے—ہمیشہ اُس میں موجود تھے،
کیونکہ کیا یہ نہیں لکھا ہے، ”وہ اپنی نسل کو دیکھے گا؟“ اور ہم ہی اُس کی نسل ہیں۔ ہم اپنی نئی زندگی میں اُسی سے نکلے۔ وہ
گندم کا وہ دانہ ہے جو زمین میں گرا اور مرا، تاکہ اکیلا نہ رہے، اور اب وہ بہت سا پھل لایا ہے۔

ہم مسیح میں ہیں، جیسے شاخ تاک میں ہوتی ہے، جیسے پتھر عمارت میں۔ ہم مسیح میں ہیں، جیسے اعضاء سر میں ہوتے ہیں۔ وہ
ہمارا نمائندہ ہے۔ جب ہم ”سر گننے“ کی بات کرتے ہیں، تو مراد سارا جسم ہوتا ہے، اُسی طرح مسیح، جو سر ہے، تمام اعضاء
کی نمائندگی کرتا ہے، اور وہ ہمارے لیے کھڑا ہے۔ اے محبوبو، ہم مسیح میں تھے، جیسا کہ روح القدس کے الفاظ فرماتے ہیں—

ہم مسیح میں تھے اپنے چناؤ میں، "چنانچہ اُس نے ہم کو اُس میں چن لیا۔" ہر خُدا کے فرزند کا ایک ذاتی چناؤ ہے، لیکن وہ ذاتی چناؤ مسیح سے وابستہ ہے

،مسیح میرا پہلا منتخب ہو، اُس نے کہا"
"پھر ہم کو چُنا، مسیح ہمارے سر میں۔"

ہم مسیح میں تھے اُس ابدی عہد کے کفالتی بندھنوں میں۔ جو کچھ مسیح نے عالم وجود سے پہلے فرمایا، اُس نے ہمارے لیے فرمایا۔ اُس کی پیش بین نگاہوں نے ہماری ہستی کو دیکھا، ہماری ہلاکت کو جانا۔ اُس نے ہمیں اُس وقت اپنے ساتھ منسوب کیا، اور ابدیت کی مشورت کے ایوانوں میں وہ اپنی قوم کے لیے ضامن اور کفیل کے طور پر کھڑا ہوا۔

ہم مسیح میں ہیں، کلام کے مطابق، عدالتی معاملہ میں؛ یعنی خُدا مسیح کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جیسے وہ ہمارے ساتھ کر رہا ہو۔ "اے تلوار، جاگ!" کس کے خلاف؟ گناہ گار بھیڑوں کے خلاف؟ نہیں، "میرے چرواہے کے خلاف، اور اُس مرد کے خلاف جو میرا ہم جنس ہے، خُداوند فرماتا ہے۔" "ہمارے سلامتی کا سزا اُس پر تھا، اور اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائے۔" ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے، ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ پر پھرا، اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لادی۔ "چناؤ میں اُس میں، عہد میں اُس میں، اور پھر عدل کے ساتھ خُدا کے سلوک میں ہم مسیح میں ہیں۔

اور اب، مزید، مبارک ہو اُس کے نام کو، ہم اُس میں ہیں حیاتیاتی اتحاد سے۔ مسیح اور اُس کی قوم کے درمیان ایک زندہ ربط ہے، جیسے شوہر اور بیوی کے درمیان، جیسے شاخ اور تنہا کے درمیان۔ ہم اُس سے ایک ہیں حیاتیاتی اتحاد کے باعث۔ اے ایماندار، کیا تو نے اس حقیقت کو پہچانا؟ کیا تُو ایک ایسے شخص کی مانند جینے کی کوشش کرتا ہے جو یسوع کے ساتھ ایک ہو چکا ہے؟ کیا تُو اُس آسمانی ہستی کے ساتھ اپنی یکجہتی کو جان کر عمل کرتا ہے؟ دوسرے آدم کے ساتھ؟ اگر تُو ایمان لایا ہے، تو تُو یقیناً اُس سے ایک ہے۔

اور ہم اُس سے ایک ہیں خُدا کے اٹل حکم سے جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔ "کون ہمیں اُس محبت سے جدا کرے گا جو مسیح یسوع ہمارے خُداوند میں ہے؟" کون اُس پاک جسم سے ایک عضو کو جدا کر سکتا ہے؟ کون اُس آسمانی ناک سے ایک سچی زندہ شاخ کو کاٹ سکتا ہے؟ وہ اُن کو محفوظ رکھتا ہے جو اُس میں ہیں۔ وہ ہمیں اپنے پروں سے ڈھانپتا ہے، اور ہم اُس کے بازوؤں کے نیچے پناہ لیتے ہیں، اُس کی سچائی ہماری سپر اور ڈھال ہے۔

تُو زمین کے سب سے عزیز بندھنوں کو کاٹ سکتا ہے، بلکہ کاٹنا بھی چاہیے، لیکن تُو اُس گرہ کو نہیں کاٹ سکتا جو ازل میں باندھی گئی تھی، جو مسیح کو اُس کے لوگوں سے باندھتی ہے۔ "میں اُن میں، اور وہ مجھ میں، تاکہ وہ کامل ہوں ایک میں۔" کبھی ایسا وقت نہ آئے گا جب وہ انہیں بھائی کہنے سے شرمائے گا، اور اُن میں سے کسی پر بھی، جنہیں باپ نے اُسے دیا ہے، کبھی ایسا وقت نہ آئے گا جب وہ اُسے آقا اور خُداوند کہنے سے انکار کرے گا۔ ہم "اُس میں" ہیں۔

یہ ایک بڑا بھید ہے۔ رسول ہمیشہ اُسے بھید کہتا ہے۔ لیکن یہ تمام الہام کے دائرہ میں سب سے مبارک بھیدوں میں سے ایک ہے۔ اے عزیز دوست، کبھی نہ بھول کہ خُدا تجھ سے ایک فرد کے طور پر معاملہ نہیں کرتا، وہ تجھ سے مسیح میں معاملہ کرتا ہے۔ اگر تُو ایک فرد کی حیثیت سے کھڑا ہوتا، تو تُو ہلاک ہو جاتا، کیونکہ تُو ضرور گرتا، تُو اتنا کمزور اور ناتواں اور گناہ پر مائل ہے، کہ بہترین ارادوں اور نیتوں کے باوجود بھی تُو ضرور بھٹک جاتا، اسی لیے مبارک باپ نے تجھے ایک محفوظ مقام پر رکھا ہے، اُس نے تجھے مسیح میں رکھا ہے۔

اور اب تیرے مفادات، مسیح کے مفادات ہیں۔ جیسا کہ میں اکثر تجھ سے کہتا ہوں، تُو ایک آدمی کے پاؤں کو نہیں ڈبو سکتا جب تک اُس کا سر نہ ڈوبے، اور اگر ہمارا سر آسمان میں ہے، تو ہم محفوظ ہیں۔ اور وہ، ہمارا سر، وہیں ہے۔ جب تیرا جہاز طوفان میں ہچکولے کھائے، تُو ایک آواز سن سکتا ہے جو کہتی ہے، "خوف نہ کر، یہ کشتی محفوظ ہے؛ تُو یسوع اور اُس کے تمام خزانے کو لیے ہوئے ہے۔" مسیح اپنے لوگوں کے ساتھ ایک ہے، وہ یا تو سب کے ساتھ ڈوبے گا یا سب کے ساتھ اُبھرے گا۔ کیا اس نے خود نہیں فرمایا، "کیونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی جیو گے؟" پس مقدس اُس میں ہے۔

:اب ہم اصل عبارت تک پہنچتے ہیں، اور وہ یہ کہ

III

"مقدس" محبوب میں مقبول ٹھہرے ہیں۔

اُن کی ذاتیں مقبول ٹھہرتی ہیں۔ تم جانتے ہو کہ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو تمہیں برگز پسند نہیں آتے۔ تم شاید اُن کے ساتھ آسمان میں ابد تک رہنا پسند کرو، مگر زمین پر پندرہ منٹ بھی اُن کی رفاقت میں بسر کرنا گوارا نہ ہو۔ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے ہمارا دل فطری طور پر بچکچاتا ہے، اور شاید ممکن ہی نہ ہو کہ ہم انہیں اپنے ہم نشینوں کی فہرست میں چاہیں، گو ہم اُن سے مہربانی سے پیش آئیں۔

پس یہ ایک نہایت ہی تعجب انگیز امر ہے کہ ہم، جن کے اندر کوئی شخصی خوبی نہیں، بلکہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو خُدا کی نظر میں ناگوار گزر سکتیں، پھر بھی خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنی ذات میں خُدا کو مقبول ہیں۔ ہاں، تُو جو نہ کوئی ہنر رکھتا ہے، نہ دولت، نہ رتبہ، نہ کوئی جاہ و جلال، تُو جو اپنی سی کوشش میں بھی بہت کم کرتا ہے، تُو جس کا جامہ عام سا اور ادنیٰ کپڑے سے بُنا ہے، خُدا کے حضور مقبول ٹھہرتا ہے۔

کیونکہ خُدا انسان کی ظاہری شکل کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے؛ اور جہاں کہیں وہ یسوع پر سادہ ایمان دیکھتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ ہم مسیح میں ہیں، تو ہماری ذات اُس کو مقبول ہے۔ کیونکہ وہ ہمیں ویسا نہیں دیکھتا جیسے ہم ہیں، بلکہ وہ ہمیں مسیح کے وسیلہ سے دیکھتا ہے۔ وہ یسوع کے زخموں میں سے گناہگاروں کو دیکھتا ہے، جیسے ایک حمد میں کہا گیا ہے:

”وہ اُن میں گناہگار کو دیکھتا ہے“
”میرے اندر یسوع کے زخموں میں جھانکتا ہے۔“

اگر تم میں سے کوئی اب ہندوستان میں کہیں رہتا ہو، اور کئی برس وہاں بسر کر کے تمہیں کوئی نہایت مفلس و ناتواں شخص ملے، جو کہے، ”میں کبھی تمہاری ماں کا خادم تھا“، تو وہ لمحہ تمہیں اپنے گاؤں، اپنے پرانے گھر، اور اُن خوشیوں بھرے دنوں کی یاد دلا دے گا، جب تم ایک مسرور خاندان کے فرد تھے۔ تمہارا دل پسچ جائے گا، اور اگرچہ اُس شخص میں کوئی خاص خوبی نہ ہو جس کی بنا پر اُسے کچھ دو، لیکن صرف اس نسبت کی وجہ سے، جو تمہاری ماں سے تھی، شاید تم فوراً اپنی جیب سے کچھ نکال دو۔

اسی طرح خُدا ہم میں اور مسیح میں وہ نسبت دیکھتا ہے، جو اُس کو ہماری خاطر محبوب بناتی ہے۔ وہ کہتا ہے، ”میرا بیٹا اُس شخص سے محبت رکھتا تھا؛ میرا بیٹا اُس عورت کے لیے صلیب پر جان دے گیا؛ میرا بیٹا اُس غریب و شکستہ دل کے لیے درخت پر مرا۔ پس میں اُسے اپنے بیٹے کی خاطر محبت رکھتا ہوں۔“ اے عزیزو! کیا تم ایمان کے وسیلہ سے اس میٹھی بات کو تھام سکتے ہو کہ تمہاری ذات—تم، خود—اس وقت خُدا کے حضور ”محبوب میں مقبول“ ہے؟ اگرچہ تم اپنی ذات کو قبول نہیں کر سکتے، اور بہت کچھ شکایت کرتے ہو، تو بھی، اگر تم مسیح میں ہو، تو تم

،اتنے نزدیک، بہت ہی نزدیک خُدا کے“
!کہ مزید نزدیک نہ ہو سکو
،کیونکہ اُس کے بیٹے کی شخصیت میں
تم بھی ویسے ہی قریب ہو۔
،اتنے پیارے، بہت ہی پیارے خُدا کے
کہ مزید پیارے نہ ہو سکو؛
،جس محبت سے وہ اپنے بیٹے کو چاہتا ہے
”اُسی محبت سے وہ تمہیں بھی چاہتا ہے۔“

”ہاں، تم کہہ سکتے ہو: ”وہی محبت مجھ سے بھی ہے۔“

اور چونکہ ہماری ذات مقبول ہے، پس ہماری دعائیں اور حمدیں بھی ”محبوب میں مقبول“ ہیں۔ بعض اوقات ہم دعا کے لیے گھٹنے ٹیکتے ہیں، مگر دعا نہ نکلتی۔ وہ لوگ جو کتابی دعائیں پڑھتے ہیں، اُن کے لیے تو ہر وقت ایک جیسا ہوتا ہے، مگر جو دل کی دعائیں ہیں، وہ حالات کے ساتھ بدلتی ہیں۔ بعض اوقات تو دل کی گہرائی سے صرف ایک آہ، ایک سسکی ہی نکلتی ہے۔ لیکن ایک ماں اپنے بچے کی آہ کو دوسرے کے خوش نوائی سے بہتر جانتی ہے۔ اُس پیارے بچے کی آواز میں ایک نغمگی ہوتی ہے جو ماں کے دل کو چھو جاتی ہے۔

اسی طرح، ایک شکستہ دل کی اندرونی آہیں ربُّ الافواج کے کانوں میں نغمہ ہیں، اور وہ اپنے لوگوں کی مخلص دعاؤں کو، خواہ وہ کتنی ہی شکستہ کیوں نہ ہوں، قبول کرتا ہے۔ اور جہاں تک ہماری حمد کا تعلق ہے، تو ہم ہمیشہ اُسے گاکر ظاہر نہیں کرتے—بلکہ کبھی اُسے محسوس کرتے ہیں، کبھی گفتگو میں لاتے ہیں، اور جب گاتے بھی ہیں تو ممکن ہے کہ ہماری آواز ویسی سریلی نہ ہو جیسی ہم چاہتے ہیں۔ پرواہ مت کرو۔ ہمارا خُداوند ہمارے نغمات کو اُن ہی اصولوں سے نہیں پرکھتا جن سے موسیقی کے

دلدادہ لوگ پرکھتے ہیں۔ وہ دل کی صدا کو سنتا ہے؛ اور اگر دل کا سر درست ہے تو چاہے زبان میں کچھ غلطی ہو، مگر اگر دل کا نغمہ صحیح ہے تو ہماری حمدیں بھی مقبول ہیں، اور دعائیں بھی "محبوب میں مقبول"۔

کیونکہ ہماری دعائیں ویسی خُدا کے حضور نہیں پہنچتیں جیسے وہ ہمارے منہ سے نکلتی ہیں۔ یہ ویسا ہی ہے جیسے کوئی مفلس شخص کسی عالی مقام ہستی سے عرضی لکھوانا چاہے۔ وہ شاید خود لکھے، مگر تم دیکھو، "یہ عرضی نہیں چل سکتی، اس لفظ کی املا غلط ہے، وہ جملہ بے ٹکا ہے۔ تم نے تو اُس عظیم شخصیت کو درست انداز میں مخاطب ہی نہیں کیا۔ اُو، میں اسے درست "کر دیتا ہوں، اپنے نام کے ساتھ ایک عمدہ نقل بھیجتا ہوں—شاید وہ سنی جائے۔"

ایسا ہی ہمارا مسیح بھی کرتا ہے۔ وہ ہماری داغ دار، دھندلی دعاؤں کو لیتا ہے، انہیں اپنے ہاتھ سے درست کرتا ہے، اور تب اپنے باپ کے تخت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ ہمارے بخور کو لیتا ہے، اُسے اپنے سنہری بخور دان میں رکھتا ہے، اُس میں آگ کے انگارے ڈالتا ہے، اور پھر جب وہ اسے جھلاتا ہے، تو ہماری دعائیں اور حمدیں، اُس کے کابن ہونے کی برکت سے، خُدا تعالیٰ کے حضور میٹھی خوشبو کی مانند عروج پاتی ہیں، اور وہ "محبوب میں مقبول" ہوتی ہیں۔

اے بھائیو اور بہنو، مسیح میں ہماری ہر خدمت اور ہر نذرانہ بھی یوں ہی مقبول ہوتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اتوار کے دن جب گھر کی ضروریات کا سامان خریدا جاتا ہے، تو تمہارے پاس دینے کو کچھ زیادہ نہیں بچتا۔ "بس، یتیم خانے کے لیے ایک پیسہ ہی ہے۔" تم سوچتے ہو کہ خُدا کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔ اگر ممکن ہوتا تو تم اُسے لاکھوں روپے دے سکتے۔ تم صرف یہی چاہتے ہو کہ تمہارے پاس ہوتا تو تم دیتے۔ یہ معمولی سی رقم ہے، اور کوئی جانتا بھی نہیں کہ کس نے دی، مگر پھر بھی وہ "محبوب میں مقبول" ہے۔

اگر یہ اُس کی خاطر دیا گیا ہو، تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک پیسہ "محبوب میں مقبول" ٹھہرتا ہے۔ کیا خُداوند خود ایسا نہیں فرماتا؟ وہ دو سیکے جو ایک پھوڑی کے برابر تھے، جو بیوہ کا کل اثاثہ تھے، اس قدر مقبول ٹھہرے کہ وہ اُن کا ذکر کیے بغیر نہ رہ سکا، بلکہ تمام دُنیا کے لیے انہیں اس کتاب میں لکھوا دیا—کلامِ مقدس میں—جو کلیسیا کے درمیان ہمیشہ کے لیے محفوظ رہے گا، جب تک کہ بائبل زمین پر موجود ہو۔

اُسی شب، تُو نے ایک چھوٹے بچے سے بات کی، یا کوئی رسالہ کسی کو بانٹا۔ تُو نے کسی کو مسیح کی طرف لانے کی کوشش کی۔ یہ سب کچھ "محبوب میں مقبول" ٹھہرا۔ تُو نے یہ سب خُدا کے جلال کے لیے کیا، تُو سمجھتا تھا کہ تُو نے نہایت ناقص طور پر کیا، اور اس میں بہت سی خامیاں شامل تھیں، لیکن مسیح نے اُسے دھو ڈالا، اور جب وہ پاک اور صاف ہو گیا، تو اُس نے اُسے پیش کیا، اور وہ مقبول ہوا۔

اور دیکھو، یہ کیسی بڑی رحمت ہے (میں اس خیال کے سلسلے میں فقط ایک اور بات کا اضافہ کروں گا)—مسیحی کی ساری زندگی، جہاں تک وہ اُس اندرونی زندگی کا پہل ہے، "محبوب میں مقبول" ہے۔ وہ صبح جب تُو بیدار ہوا، اور دِل نے دُعا کی کہ آج دن بھر حفاظت ہو، وہ زانو پر جھکنا بسترے کے کنارے، جب جان نے خُدا کی حضوری میں اپنے آپ کو سونپا، وہ گھریلو دُعا کا اجتماع، جب خاندان کے لیے دُعا کی گئی کہ سارا دن محفوظ رہے، وہ روٹی کھانے پر شکرگزاری، وہ خُدا کی طرف شکرگزاری کا دِل، جب صبح کا کھانا مکمل ہوا، کاروبار کے دوران وہ مختصر دُعائیں، وہ بات جو تُو نے مسیح کے لیے کہی جب گفتگو کسی اور طرف جا رہی تھی، وہ شکرگزار واپسی رات کو گھر، وہ شام کی دُعا، وہ دِل کا خُدا کی طرف بلند ہونا شکرگزاری میں کہ ایک اور دن گذر گیا—یہ سب کچھ، اس کا ادنیٰ حصہ بھی، "محبوب میں مقبول" ٹھہرا۔

اے بھائیو اور بہنو، یہ کیسی خوشی کی بات ہے کہ اگر میں مسیح کے لیے ایک خطبہ دیتا ہوں، تو وہ مقبول ہوتا ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ تُو بھی جان لے، اگر تُو ایک گھریلو خاتون ہے، اور اپنے شوہر اور بچوں کے لیے گھر کے کام کاج میں مشغول ہے، تو تُو بھی وہاں اُسی قدر مقبول ہے جیسے میں منبر پر۔

وہ دُعائیں اجلاس بہت مقبول تھا۔ ہاں، اور میں جانتا ہوں کہ وہ لمحہ بھی کتنا مقبول تھا جب تُو رات بھر کسی بیمار کے ساتھ جاگتی رہی۔ یہ سب کچھ یسوع کی خاطر کیا گیا۔ وہ شخص جو ہزاروں کے سامنے خطاب کرتا ہے، مقبول ٹھہرتا ہے، لیکن جو فقط ایک چھوٹے بچے سے بات کرتا ہے، وہ بھی اُسی قدر مقبول ہے، اور وہ بھی اُسی طریق سے، کیونکہ "محبوب میں" ہی چھوٹا یا بڑا سب مقبول ہوتے ہیں۔ بیل کی قربانی پیش ہوئی، اور خُدا نے اُسے قبول کیا؛ بکری پیش ہوئی، اور خُدا نے اُسے بھی قبول کیا، اور وجہ فقط یہ تھی کہ دونوں ایک ہی مذبح پر رکھے گئے، اور دونوں ایک ہی آگ سے جلانے گئے۔ مسیح ہی مذبح ہے، اور مسیح ہی آگ، اور یوں ہماری قربانیاں "محبوب میں مقبول" ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ اُس پیارے خادم خُدا، محترم ہیرنگٹن ایویز کے پسندیدہ الفاظ تھے—"محبوب میں مقبول"۔ وہ اکثر اپنے وعظوں میں یہ الفاظ دہراتے تھے، اور اگر میں صحیح یاد کرتا ہوں، جب وہ وفات کے وقت تھے، اور اُن کے بزرگ

جماعتی خدام کو کلیسیا کے لیے کوئی پیغام دینا تھا، تاکہ جماعت کو اپنے خادم کے دل کا حال معلوم ہو، تو انہوں نے کہا، "جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں محبوب میں مقبول ہوں۔"

اے عزیز سامع! کیا تُو یہ کہہ سکتا ہے؟ ان الفاظ میں دیموستینس کی تمام فصاحت اور قیصر کی تمام خطابت سے بڑھ کر فصاحت ہے۔ یہ کہنا، "میں محبوب میں مقبول ہوں" — یہ کہنا اُس سے بہتر ہے کہ تُو کہے، "میں ہندوستان کا مالک ہوں، یا دُنیا کا وارث ہوں!" "محبوب میں مقبول"

یاد رکھو، بہت سے مذہبی لوگ ایسے ہیں جو "محبوب میں مقبول" نہیں، کیونکہ جو صرف ظاہری دینداری رکھتے ہیں اور مسیح سے محبت نہیں رکھتے، وہ مقبول نہیں۔ وہ دُعائیں کرتے ہیں، وہ صحائف پڑھتے ہیں، عبادتگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، وہ ہیئتیں لیتے ہیں، وہ مقدس میز پر آتے ہیں، مگر اگر وہ مسیح کے پاس نہ آئیں تو یہ سب کچھ بے سود ہے۔ ان سب چیزوں کا اُن کے لیے کوئی فائدہ نہیں، اگر وہ مسیح میں نہ ہوں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم فقط اُنہی کو ہیئتیں دیتے ہیں جو مسیح پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں، لیکن ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی بچہ یا بے ایمان شخص ہیئتیں لے، اور اُس میں نجات بخش ایمان نہ ہو، تو یہ زیادہ تر ایک فریب ہو گا کہ اس رسم میں کوئی تاثیر ہے، نہ کہ اُن کے لیے کوئی حقیقی بھلا۔ چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ تُو خُداوند کی میز کو ہاتھ نہ لگائے جب تک تُو یسوع کے پاس نہ آجائے۔ تب ہیئتیں اور خُداوند کی میز تیرے لیے مسیح کی بادگاری میں مفید مددگار ہوں گے، اور تُو ان میں بھی "محبوب میں مقبول" ہو گا۔

لیکن پہلے تُو اُسی میں شامل ہو، کیونکہ بغیر مسیح کے ہیئتیں کچھ نہیں، اور خُداوند کی عشاہت کچھ نہیں۔ پہلے تُو اصل کو حاصل کر، تب سایہ آئے گا۔ یہ سب چیزیں فقط سائے ہیں، یہ فقط اصل کو ظاہر کرتی ہیں، اور اگر کوئی آج رات ان سائے کے پاس آتا ہے، مگر اصل اُس کے پاس نہیں، تو اُس کا انا ہے جا ہے، اور اُس کا قصور اُس کے اپنے سر ہو گا۔ لیکن لازم ہے کہ ہم پہلے اُس میں ہوں۔ خواہ تُو ظاہری نیکی رکھتا ہو یا کھلا گناہگار ہو، یاد رکھ کہ تُو کسی اور طریق سے مقبول نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ تیرا چال چلن نہیں، تیرا بیرونی کردار نہیں، جو خُدا کے حضور قابل قبول ہو، اگر وہ مسیح سے جُدا ہو۔ صرف مسیح سے اتحاد ہے جو ہمیں مقبول کرتا ہے، اور ایمان ہمیں وہ اتحاد بخشتا ہے، یسوع پر سادہ بھروسا، اور ہم "یسوع میں" ہوتے ہیں اور "یسوع میں مقبول"۔ لیکن اگر ہم اُس کے بغیر ہیں، تو ہم "مسیح کے بغیر، اُمید کے بغیر، اور اسرائیل کی شراکت سے بیگانہ" ہیں۔

خُداوند اپنی قوم کو اس سادہ دھیان سے برکت دے، اور جلال ہمیشہ اُسی کا ہو۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سٹیرجن
افسیوں 1 باب، اور 2 باب کی پہلی آیت

افسیوں 12-1:1

پولس، یسوع مسیح کا رسول، خُدا کے ارادے سے، اُن مُقتدوں کے نام جو افسس میں ہیں اور مسیح یسوع میں ایماندار ہیں، تم پر فضل اور اطمینان ہو، خُدا کے باپ کی طرف سے اور خُداوند یسوع مسیح کی طرف سے۔ وہ پہلے فضل کی تمنا کرتا ہے، پھر اطمینان کی، جو کہ درست اور فطری ترتیب ہے؛ کیونکہ کوئی پائیدار اطمینان فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ ایسا کوئی اطمینان جو رُوح میں خُدا کے فضل سے نہ پھوٹے، وہ لائق آرزو نہیں۔

آیت 3

"مبارک ہو خُدا، ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا باپ۔" جب ہم خُدا کو نجات دہندہ کے ساتھ وابستہ دیکھتے ہیں، تو وہ اور بھی عزیز ہو جاتا ہے۔ مُقتدین خُدا میں سب سے زیادہ مسرت تب پاتے ہیں جب وہ اُسے یسوع مسیح کی ذات میں دیکھتے ہیں۔ تب وہ ہمارے لیے ناقابل بیان طور پر دلربا ہوتا ہے، اور ہم خوشی سے اُس کی منادی کرتے ہیں۔

آیت 3 (جاری)

"جس نے ہمیں آسمانی مقاموں میں ہر رُوحانی برکت سے مسیح میں برکت دی۔" پولس کہتا ہے، "مبارک ہو خُدا، جس نے ہمیں برکت دی ہم اُسے اپنی کمزور شکرگزاریوں سے کیوں نہ مبارک کہیں، جب اُس نے ہمیں اپنی عظیم رحمتوں سے برکت دی؟ انسان کو خُدا کی برکت ہی خُدا کی حمد کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔" پولس فرماتا ہے، "اُس نے ہمیں ہر رُوحانی برکت سے نوازا۔" خُدا کے فرزندوں کے پاس محض کچھ برکتیں نہیں، بلکہ جتنی انہیں درکار ہیں، سب اُن کی ہیں — وقت کے لیے بھی اور ابدیت

کے لیے بھی۔ لیکن یہ سب برکتیں مسیح میں ہیں، مسیح کے باہر کچھ بھی نہیں۔ برکت کی تمام معموری یسوع میں بستی ہے، اور صرف اُسی میں۔ جو کوئی برکت پانا چاہے، اُسے مسیح کے پاس آنا ہوگا۔

آیت 4

"جیسا اُس نے دنیا کی بنیاد ڈالنے سے پہلے ہمیں اُس میں چُنا، تاکہ ہم اُس کے حضور مُقدس اور بے عیب ہوں، محبت میں۔" فضل کے عہد کی پہلی بڑی برکت ہمارا چُنا جانا ہے۔ ہم چُنے گئے، لیکن مسیح میں چُنے گئے؛ نہ اِس لیے کہ ہم مُقدس تھے، بلکہ تاکہ ہم مُقدس بنیں۔

خُدا کے انتخاب کا عظیم مقصد ہماری تقدیس ہے۔ اور کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ وہ چُنا ہوا ہے جب تک کہ خُدا اُس میں یہ پاکیزہ مقصد پورا نہ کر رہا ہو، یعنی پاک سیرت۔

آیت 5

"اور اپنی مرضی کی خوشنودی کے موافق، یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں اپنے لیے بیٹھے بنانے کے لیے مقرر کیا۔" چُناؤ کے بعد اختیار فرزندِ آتا ہے۔ انسان فطرتاً خُدا کے فرزند نہیں، بلکہ غضب کے وارث ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص اپنے حقیقی بچوں کو گود نہیں لیتا؛ اختیار فرزندِ اِسی بات کا ثبوت ہے کہ ہم فطرتاً خُدا کے فرزند نہیں۔ لیکن اُس نے ہمیں گود لیا — "پھر تمہیں زندہ امید کے لیے نیا جنم بخشا، یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے۔"

مبارک ہیں وہ جو اختیار فرزندِ آتا کو جانتے ہیں — جو اپنے اندر فرزندوں کی رُوح رکھتے ہیں، اور خُدا کی طرف نظریں اُٹھا "اگر پکارتے ہیں،" "ابا، اے باپ یہ سب مسیح یسوع میں ہے، کیونکہ بغیر اُس کے ہمارے پاس کچھ نہیں آتا۔

آیت 6

"تاکہ اُس کے فضل کے جلال کی تعریف ہو، جس سے اُس نے ہمیں اُس محبوب میں مقبول بنایا۔" مسیح خُدا کے نزدیک ایسا مقبول ہے کہ اُس کی مقبولیت اُن سب پر محیط ہو جاتی ہے جو اُس میں ہیں۔ اور آج رات یہاں موجود ہر ایماندار خُدا کے حضور مقبول ہے، لیکن صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔ "نوٹ کیجیے — کچھ بھی اُس نقرنی نالی کے بغیر نہیں آتا۔" اُس نے ہمیں اُس محبوب میں مقبول بنایا۔

آیت 7

"جس میں ہمیں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی حاصل ہے، یعنی گناہوں کی معافی، اُس کے فضل کی دولت کے موافق۔" مسیح کے وسیلہ سے مخلصی، مسیح کے وسیلہ سے معافی — ہر چیز مصلوب کے وسیلہ سے ہے۔ اُس کے وہ زخم — پانچ پاک چشمے — جن سے ایک جہاں کی برکت بہتی ہے تاکہ مسکین گنہگاروں کو برکت دے۔ بجا ہے کہ ہم کہیں، "مسیح ہی کافی ہے!" کیونکہ درحقیقت وہی تنہا ہمیں برکت دینے کے قابل ہے۔

آیات 8-10

جس میں اُس نے ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ ہم پر فضل کی فراوانی کی؛ اور اُس نے اپنی مرضی کا بھید ہمیں معلوم کرایا، اپنے نیک ارادہ کے موافق، جو اُس نے اپنے آپ میں ٹھہرایا تھا۔ کہ زمانوں کے پورے ہونے پر وہ سب چیزوں کو، "خواہ آسمان کی ہوں یا زمین کی، مسیح میں جمع کرے۔"

وہ سب چیزیں جو مسیح میں ہیں، اُنہیں جمع کیا جانا ہے — ایماندار یہودی اب ایماندار غیر قوموں سے جُدا نہ رہیں گے۔ آج خُدا کی کلیسیا تقسیم شدہ ہے — فرقوں اور گروہوں سے بگڑی ہوئی — لیکن ہمیشہ ایسا نہ ہوگا۔ مسیح میں جمع کرنے کا منصوبہ ہے، اور وہ اپنے وقت پر اُسے پورا کرے گا۔

آیات 11-12

اور اُسی میں ہم کو میراث بھی ملی، چُونکہ ہم اُس کے ارادہ کے موافق، جو سب کچھ اپنی مشورت کی مرضی سے کرتا ہے، "پہلے ہی سے مقرر کیے گئے۔ تاکہ ہم اُس کے جلال کی تعریف کا باعث ہوں، جو پہلے مسیح پر امید رکھتے تھے۔ بعض لوگ "مقرر" کے لفظ سے بہت ڈرتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ انگلستانی چرچ کے ارکان بھی ڈرتے ہیں، کیونکہ اگر وہ اپنے ہی عقائد کے مجموعہ میں جھانکیں، تو پائیں گے کہ اختیار مقرر کا یہ تسلی بخش اور عالی عقیدہ وہاں سکھایا گیا ہے۔ یہ ضرور دانائی سے بیان کیا جانا چاہیے، مگر اسے دبایا نہ جائے جیسا کہ بعض کرتے ہیں۔

کیا کتاب مُقدس میں سچائیاں ایسی ہیں جنہیں بیان نہ کیا جائے؟

اگر کوئی ایسا کہے، تو میں اُسے اُس یسوعی کی مانند ٹھہراتا ہوں جو اپنے عقائد کا کچھ حصہ چھپاتا ہے۔ نہیں! خُدا کی پوری سچائی بیان کی جانی چاہیے؛ اور جو کچھ ہم اِس کتاب میں پاتے ہیں، وہی ہم بیان کریں۔ اور جو لوگ قیمتی حق کو چھپاتے ہیں، اُن سے آخری بڑے دن کو حساب لیا جائے گا۔

افسیوں باب 1، آیات 13 تا 23؛ باب 2، آیت 1

اُسی میں تم بھی شامل ہوئے، جب تم نے کلام حق کو سنا، یعنی اپنے نجات کے خوشخبری کو؛ اور جب تم نے ایمان لایا، تو اُس موعود پاک رُوح کے ساتھ مہر کیے گئے، جو ہماری میراث کا بیعانہ ہے، اُس مخلص میراث کی مکمل خلاصی تک، تاکہ اُس کے جلال کی ستائش ہو۔

اسی واسطے میں بھی، جب سے خداوند یسوع پر تمہارے ایمان اور تمام مقدسین سے تمہاری محبت کی خبر سنی، تمہاری بابت شکرگزاری کرنا نہیں چھوڑتا، اور اپنی دعاؤں میں تمہیں یاد کرتا ہوں۔ تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا، جلال کے باپ، تمہیں اپنی پہچان میں حکمت اور مکاشفہ کی رُوح بخشے؛ اور تمہاری عقل کی آنکھیں روشن ہوں، تاکہ تم جان سکو کہ اُس کے بُلانے کی اُمید کیا ہے، اور مقدسین میں اُس کی میراث کے جلال کی دولت کیا ہے؛ اور ہم ایمانداروں کے حق میں اُس کی قدرت کی کیا بے انتہا عظمت ہے، جو اُس کی زور اور قوت کے عمل کے مطابق ہے۔

یہی وہ قوت ہے جو اُس نے مسیح میں کام میں لائی، جب اُس کو مردوں میں سے زندہ کیا، اور اُسے آسمانی مقاموں میں اپنے دہنے ہاتھ پر بٹھایا؛ ہر ریاست اور قدرت اور قوت اور سلطنت، اور ہر نام سے جو نامزد کیا جاتا ہے، نہ فقط اِس جہان میں بلکہ اُنڈہ بھی، اُن سب سے بہت بالا کیا؛ اور اُس نے سب چیزیں اُس کے قدموں کے نیچے کر دیں، اور اُسے کلیسیا کا سردار مقرر کیا، یعنی سب چیزوں پر حاکم کر کے کلیسیا کے لیے؛ جو اُس کا بدن ہے، یعنی اُس کی معموری، جو سب میں سب کچھ معمور کرتا ہے۔

اور اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا، جو اپنے قصوروں اور گناہوں میں مُردہ تھے۔

چنانچہ جو کچھ اُس نے مسیح کے لیے کیا، وہی اُس نے تمہارے لیے بھی کیا۔ اُسے زندہ کیا، اور تمہیں بھی زندہ کیا؛ اور جب اُس نے ابتدا کی کہ تمہیں حیات بخشے، تو وہ تمہیں اُٹھائے گا اور سر بلند کرے گا، یہاں تک کہ تم اُس کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھو۔

پس، اے عزیزو، سوال فقط یہ ہے کہ کیا ہم اُن میں سے ہیں جن کی بابت پولس یہاں بات کرتا ہے؟ ہم باب کے پہلے فقرہ کی طرف دیکھتے ہیں تاکہ جان سکیں کہ وہ کون ہیں، اور ہم پاتے ہیں کہ وہ اُن سے خطاب کرتا ہے جو مسیح یسوع میں وفادار ہیں، یعنی جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں، تو اِس باب میں بیان کیے گئے تمام امتیازات ہمارے لیے ہیں؛ اور ہم زندہ کیے گئے ہیں، اور ہمیں بھی سر بلند کیا جائے گا، جس طرح مسیح باپ کے دہنے ہاتھ پر بلند ہوا۔

ایسا ہی ہو، اے فضل کرنے والے خداوند۔